میلا دالنبی ﷺ

۲۰۰۹ (راولپنڈی ،لاہور)

خواجہ شمس الدین عظیمی

کا خصوصی خطبات

Audio Cd

Vol 177

۱۔قرآن کو پڑھنے کا کیا مطلب ہے ؟ (راولپنڈی)

۲۔اللہ تعالیٰ کودیکھنا کس طرح ممکن ہے ؟ (لاہور)

... بسم اللہ

...ما کان محمد

...انا اللہ و مالکتہ

... دورود ابراہم

حاضر مجلس ،معزیز خواتیں و حضرات، دوستوں ،بہنوں، بچوں اسلا م و علیکم
میلا د النبی ﷺ کی تقریب کے سلسلے میںکا مران بھا ئی نے کہا ہے راولپنڈی میں
عید میلا د لنبی کی تقریب ہو رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے متعلق
اور حضور پاک ﷺ کے مشن سے متعلق خصوصاً روحانی مشن سے متعلق میں کچھ
بیان کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ ہم سب مسلمان اس بات
سے واقف ہیں اور قرآن پاک بھی اس کی شہادت دیتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ
وحدنیت کا جو دین لیکر آئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اس کی تکمیل فر مادی
اور خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فر مایا ... الیوم اکملت لکم دینکم ...یعنی رسول اللہ
ﷺ اسے برحق نبی ہیں جن کے اوپر اللہ تعالیٰ نے انعام اکرامات اس قدر ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے قلب ا طہرکے اوپرپر دین کی تکمیل فر مادی ...
الیوم کملت لکم دینکم ...دین کی تکمیل سے مراد یہ ہے کہ نوع انسانی کو
زندگی سے متعلق وہ زندگی، دنیا کی زندگی ہو ،وہ زندگی مرنے کے بعد کی
زندگی ہو ،وہ زندگی دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح کی زندگی ہو ،وہ زندگی
مرنے کے بعد حشر نشر ہو نے کے بعد دوبار ہ زندہ ہو نے کی ہو ،وہ زندگی جنت
کی ہو ،وہ زندگی دوزخ کی ہو،علین کی ہو ،صدین کی ہو زندگی کا ہر پہلو ہر
رخ اور زندگی کو ہر زاویے سے قرآن پاک نے رسول اللہﷺ کے اوپر وحی کی
صورت میں نزول فر مایا اور خود اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فر ماتے ہیں کہ
چھوٹی سے چھوٹی با ت بڑے سے بڑی بات کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی
قرآن پاک نے پوری طرح وضاحت نہ کر دی ہو مفہوم یہ ہے کہ زندگی جوہم

گزاررہے ہیان کو تین زاویوں سے بیان کیا جاتا ہے ہماضی ،حال ،مستقبل ہ
ماضی ،حال ،مستقبل میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر وحی کے
ذریعے حضرت جبر ائیل کے تصواصف سے ہر چیز سے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ فر ما
دیا اور رسول اللہ ﷺ نے زندگی کا کوئی بھی زاویہ ایسا نہیں چھوڑا جو رسول اللہ
ﷺ نے اپنی امت کو نہیبتا دیا ہو، چھوٹے سے چھوٹی بات بڑے سے بڑی بات
معاشیات ،تمدن ،زندگی ، نیچی زندگی ،اجتماعی زندگی ،قوموں کی زندگی ،ملک
کی زندگی ،وسائل کاجینا ،مر نا،سونا،جاگنا ،کھا
نا ،پینا ،صدقہ ،خیرات ،زکوۃ ،آخرت کی زندگی ،آخرت کے بعد کے حشر نشر کی
زندگی ،قیامت کی زندگی، حساب کتاب کے بعدجنت، دوزخ کی زندگی ہر پہلو
رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو بیان کر دیاہے اور اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ اس
وقت جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ جتنے بھی مسلمان ہیں یا جو بھی عالم
اسلام ہیں ہان کی جو زندگی ہے وہ دنیا داری میں یا دنیاوی علوم میں سمٹ کر
رہ گئی ہے اور اس کی روشن مثال یہ ہے کہ جب ہم بچوں کو قرآن شریف
پڑھواتے ہیں ہمولو ی صاحب سے، کاری صا حب سے یا ملاجی سے تو اس میں یہ
بات پیش نظر نہیں ہوتی کہ قرآن کی تفہیم ہی ہمارے سامنے ہو اور یہ بات
بھی نہیں ہوتی کہ جوبچوں کو یا بڑوں کو چند صورتیں یا د ہو تی ہیں، جو وہ
نماز میں پڑھتے ہیں ہان کو یہ علم ہو کہ وہ یہ کیا پڑھ رہے ہیں کیا مفہوم ہے
اللہ تعالی نے کیا فر مایا ہے ،رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فر مایا بس چند صورتیں یا
د ہوتی ہیں اور نماز کی لوگ سمجھتے ہیں کہ تکمیل ہو گئی ہعام شکایت یہ
ہے تمام عالم اسلام کی میں بہت ملکو ں میں گیا ہو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے
وہاں جا کر تکمیل بھی کی ہیں اور لوگوں سے افہام و تفہیم کی بھی باتیں کی
ہیں یہ بھی ہرجگہ سنے میں آیاہ نماز پڑھتے ہیں نماز میں دل نہیں لگتاہ نماز
میں خیال کی اغار ہوتی ہے کئی مرتبہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہمیں یہ بھی یاد نہیں
ہوتا کہ ہم نے پہلی رکعت میں کونسی صورت پڑھی تھی ہاور دوسری رکعت
میں کونسی صورت پڑھی تھیہ ہم التیات...پڑھتے ہیں تو زبان پر ہمارے دورد
شریف اور دعائوں کے الفاظ ہوتے ہیں ،لیکن ذہن ہمارا کاروبار میں ،سیاست
میں ،بچوں کے معاملات میں ،بیگم کی باتوں میں سسرال باتوں میں ملازمت کے
سلسلے میں یعنی دن بھر کے خیالات ہمارے ذہن میں دور کرتے رہتے ہیںاور ہم
چار رکعت پڑھ کر اسلام وعلیکم و رحمتہ اللہ ...کہہ کر نماز کو ختم کر دیتے
ہیں سوال یہ ہے کہ میں،آپ ،ذیدہ بقر،آمر کوئی بھی ہو کیا جس طرح ہم نماز
پرھتے ہیں اور اس میں ہمیں ذہنی یکسوئی حاصل نہیں ہوتی ہمیں ہم بھی پتا
نہیں ہوتا کہ ہم نے کتنی دفعہ سبحان رب العظیم کہا ہے اور کتنی دفعہ سبحان
رب العلیٰ کہا ہے ایسی ذہنی خلفاشار میں ہم دنیا کا کوئی کام کرتے ہیں ؟مثلاً
ایک ملازمت کرتے ہیں ایک حسابی

contant

ہیں انکے ذہنی انتشار اس طرح ہوں جس طرح نماز میں ہوتا ہے۔ کیا وہ...
حساب کتاب صیحح طریقے سے کر سکتے ہیں ؟اب جواب ہوگا نہیں ،نہیں کر
سکتے اچھا جب وہ حساب کتاب صیحح طریقے سے نہیں کر سکتے کیا کمپنی
انہیں اپنے یہاں ملازم رکھے گی ؟آپ کا جواب ہوگا نہیکیسے رکھے گی؟اسلئے کہ
... اسے ذہنی انتشار ہے وہ

Acountant

ہے تو وہ بیس صفحے بھی جمع کا ٹوٹل کرے گا تو ظاہر ہے اس میں کمی ۲۰٤
آجائے گا ۲۰۳ آجائے گا کبھی ۲۹۰ آجائے گا کیوں ؟اسلئۓ کہ اسکو ذہنی انتشار ہے
اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب ہو حساب صیحح نہیں کرے گاہتواس کو نوکری
... سے نکال دیا جائے گاہ یہی صورت حال وکالت کی ہے ایک وکیل صاحب ہیں

Educated

ہیں قابل ہیں بہت ما صلاحیت ہیں۔ لیکن جب وہ مقدمے کی تیاری کرتے ہیں
تو ان کو ذہنی انتشار ہوتا ہے۔ یہاں ما شااللہ وکیل بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہتو
بتائیے ذہنی انتشار میں وہ مقدمے کی پیروی کر سکتا ہے ؟تیاری کر سکتا ہے ؟
ایک ہی جواب ہوگا نہیں مقدمے کی جو ضرورت ہے کیونکہ وہ پوری نہیں ہوئی
کیونکہ اس میں زہنی انتشار رہا مقدمے کی تیاری نہیں ہو سکتی اور امکان اس
بات کا ہے کہ وہ وکیل مقدمہ ہار جائے گا ہاس کے برعکس ایک ڈاکٹر ہے اس
کے پاس ایک مریض آیا مرض بہت الجھا ہو ا ہے اس نے ...کو مریض کے اوپر
رکھااور آواز بھی آئی اس کو دل کی لیکن اس کو ذہنی انتشار ہے کیاہ وہ جو
کچھ اس نے پڑھا ہے اس کے مطا بق مریض کی تخشش کر سکتا ہے ؟ایک ہی
جواب ہوگا کہ نہیں مرض کی تخشش کے لئے ذہنی انتشار نہیںہونا چاہئے اور
یکسوئی کے ساتھ مر کزیت کے ساتھ اسکا ذہن اس بات پر قائم رہے کہ مرض
کیا ہے ؟مرض کی نوعیت کیا ہے ؟یہی صورت حال اخبار کے نویسوںکی ہے،
مضمون نگاروں کی ہے ،جو لوگ کتابیں لکھتے ہیں ان کی ہے ،جب ان کو ذہنی
انتشار ہوتا ہے تو وہ مضمون نہیں لکھ سکتے ،کتاب نہیں لکھ سکتے ہانتہاء یہ
ہے کہ ایک خاتون ہے کھاناپکارہی ہے اور اس میں ذہنی انتشار ہے تو اس بات
سو فیصد امکان ہے کہ کھانا جل جائے گا یا خراب ہو جائے گایہی صورت حال
بچوں کی ہے۔ بچے اسکول جاتے ہیں۔ اگر ان کو ذہنی انتشار ہوتا ہے تو کئی
مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ

Teacher

جو کچھ پڑھتا ہے ،جو کچھ کہتا ہے ،بچے سنتے بھی ہیں سب لیکن

Teacher

نے کیا کہا ،کیا پڑھایا ،کیا سمجھایا بچوں کے ذہن میں نہیں ہے ۔ یہ ایک اسی
باتیں ہیں جس سے ہر شخص واقف ہے اور اس کیفیت سے ہر انسان گزرتا
ہے ۔جب ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ذہنی انتشار کے ساتھ کوئی بھی کام ٹھیک نہیں
ہوتا تو ایک

Student

ہے ۔ اس نے بڑی تیاری کی ہے لیکن جب وہی امتحان گاہ میں جاتا ہے ،امتحان
دیتا ہے تو وہ بڑی ذہنی انتشار کا شکار ہوجاتا ہے اتنے سارے لوگ ما شاالله یہاں
پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں سب نے ہی تجربہ کیا ہو ا ہے اور سب نے امتحان
بھی دئے ہوئے ہیں ،میں ان سے پوچھتا ہوں کیا ایسا بچہ جس کو ذہنی انتشار
ہو کیا وہ امتحان میں پاس ہو سکتا ہے ؟آپ کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں امتحان
کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو ذہنی یکسوئی حاصل ہو اور ساتھ ساتھ اطمینان
قلب نصیب ہو اسی حالت میں جو بچہ امتحان دے تو اس کے نتائج اچھے نکلے گے
اور وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو جائیں گے۔میں عرض یہ کرنا چارہا ہوں دنیا کے
ہر کام میں ذہنی انتشار ہے اس میں اگر ذہنی یکسوئی نہیں ہے تو کامیابی کا
امکان تقریباً ختم ہو جائے گا۔ دوسری بات جو بہت قابل تواجہ اور سمجھنے کی
بات ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم ذہنی انتشار میں ہوتے ہیں تو اس کی ایک وجہ تو
یہ ہوتی ہے کہ ہمارا ذہن اس مضمون کی طرف سے ہٹ جاتا ہے جو مضمون
ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ دوسری بات جو اہم اور غور طلب ہے کہ پکا گانا
ریڈیو پر نشر ہوتا ہے یا ٹی وی پر نشر ہوتا ہے یا کسی مجلس میں پکا گانا گا یا
جاتا ہے ،اس میں لوگ بیٹھے ہوتے ہیں چند لوگ کے علاوہ جو پکے گانے کو جانتے
ہیں باقی لوگوں کی دلچسبی اس میں نہیں ہوتی ،کیوں نہیں ہوتی ؟اسلئے
نہیں ہوتی کہ اس کے معنی مفہوم سے وہ بے خبر ہوتے ہیں ۔آپ جب بچوں کو
قرآن پڑھاتے ہیں تو اس کے معنی مفہوم پر تواجہ نہیں کرتے ہیں۔ بس طوطے
کی طرح ایک طوطے کو اگر یہ سکھایا جائے بیوی کا میٹھو چوڑی کھائے گا ،تووہ
بولتا رہے گا بیوی کا میٹھو چوڑی کھائے گا ،بیوی کا میٹھو چوڑی کھا ئے گا تو اس
کو کچھ پتا نہیں کہ وہ کیا بول رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ مرتبہ بھی
بیوی کا میٹھو چوڑی کھا ئے گا کہے گا تو اسکو چوڑی چوڑی نہیں ملے گی۔ اس
کو معلوم ہی نہیں میں کیا کہہ رہا ہوں ۔بڑی عجیب بات ہے کہ دین کے معاملے
میں میں سارے عالم اسلام اس میں شریک ہے اور پورے عالم اسلام اس طرح
بطورخاص تواجہ دینی چاہئے اور پورے عالم اسلام کو اس طرح بطور توجہ دینی
ضروری ہے ورنہ جو حالات آج ہیں مذہب سے جو دوری لوگوں ندر آج ہے آئندہ
خدا جانے کیا ہوگا۔ لیکن کوئی روشن مستقبل نظر نہیں آتا ۔ایک بات جو میں
اکثر سوچتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب ہم اپنے بچوں کو انگلش پڑھاتے ہیں ہم اپنے
بچوں کو کوئی او ر زبان پڑھاتے ہیں، پنجابی پڑھاتے ہیں ،اردو پڑھاتے

ہیں ،سندھی پرھاتے ہیں ،بلوچی پڑھاتے ہیں کوئی بھی زبان پڑھاتے ہیں تو اس کے ترجمے کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے انگریزی پڑھائیں گے تو

cat

معنی بلی

Rat

معنی چوہا شروع سے ہی اور جب قرآن پڑھائیں گے تو اس کا نہ کوئی مفہوم بتایاجاتا ہے نہ اس کے معنوں کا کوئی اظہار کیا جاتا ہے۔ بس طوطے کی طرح اسے پڑھایا جاتا ہے اور ایک بہت زیادہ قابل طرف بات یہ ہے اس طرف آپ ضرور غور طلب فر مائیں ہ کہ سب سے زیادہ کم وقت ہم قرآن کے پڑھانے میں دیتے ہیں ہ مولوی صاحب آتے ہیں ایک تو یہ ہے کہ مولوی صاحب کو خود یہ نہیں پتا ہوتا کہ ترجمہ کیا ہے ؟وہ طوطےٰ کی طرح اس طرح کرتے ہیں الحمد اللہ رب اللعالمین وہ بچے بھی کہتا ہے الحمد ...پھر وہ کہتے ہیں الرحمن الرحیم... بچے بھی کہتا ہے الرحمن ...پھر کہتے ہیمالک یوم الدین... بچے کہے گامالک...ایاک نعبد وایاک نستعین ...بچے بھی کہے گا ایاک...اھد نصراط المستقیم... بچے بھی کہے گا اھد ...صراط الذین انعمتہ...بچے بھی کہے گا صراط...غیر مغدوبہ...بچے بھی اس کو دوہرا ئے گا۔ میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں آپ تمام حاضر ین سے اس طرح اگر انگریزی پڑھائی جائے بچوں کو ہندی پڑھائی جائے ،اردو پڑھائی جائے یا پنچابی پڑھائی جائے یا کوئی بھی زبان پڑ ھائی جائے کیا اس بچے کو آپ پڑھا لکھا طالب علم کہے سکتے ہیں ؟کیا جواب ہوگا آپ کا آپکا یہ جواب ہوگا کہ نہیں ایسا آدمی پڑھا لکھا نہیں کہا جا سکتا ہپڑھا لکھا وہ ہوتا ہے جو معنی کوسمجھتا ہو معنی کے بعد مفہوم اخذ کرتا ہو اور اس کے اوپر یہ اشکار ہو کہ میںجو کچھ پڑھا رہا ہوں کیا مطالب ہے ،کیا معنی ہیں ،کیا مفہوم ہے ہاگر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جا رہا ہے تو یہ بات سمجھ میں آئی اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فر ما رہے ہیں ،کیا اللہ تعالیٰ امرون ہوائی کا ذکر فر مارہے ہیااللہ تعالیٰ کسی چیز سے منع فر ما رہے ہیں ،کسی چیز کا اجر فر مارہے ہیں، جنت کیا ہے ،دوزخ کیا ہے، جب ہمیں پتا ہی کچھ نہیں ہے طوطے کی طرح ہم نے پڑلیا تو بتائیے کہ صاحب عقل وفہم کوئی بھی آدمی اس میں ماشااللہ آپ سے یہاں پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں کم پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں ہیہاں ...

Phd

بھی ہیں یہا ںداکٹر بھی ہیں ،یہاں انجینئر بھی ہیں میں تمام حاضرین سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کہ جس طرح ہمارے بچے مولوی صاحب سے قرآن پڑھتے ہیں معنی اور مفہوم کے اگر ہم اسی طرح انگریزی بھی پڑھیں ،ہندی بھی پڑھیں ،یا کوئی بھی زبان پڑھیں کیا اس بات کا کوئی ہمیں فائد ہ پہنچ سکتا ہے ؟آپ سب کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں اس کا کوئی فائدہ نہیپہنچے گاہدوسری بات جو

بہت زیادہ اہم اور غور طلب ہے ۔قرآن پاک اللہ کی کتا ب ہے خود قرآن نے فر مایا...لایغد ...دیکھئے یہ اللہ تعالیٰ فر ما رہے ہیں کوئی چھوٹی چھوٹی سے چھوٹی بات بڑی سے بڑی بات ایسی نہیں ہے جو قرآن پاک میں وضاحت کے ساتھ بیان نہ کر دی ہو، اس کا مطلب یہ ہو اکہ قرآن میں سائنس بھی ہے قرآن میں ہر وہ علم ہے جو کسی بھی طرح کسی بھی زبان میں کسی بھی گرا مر کے ساتھ دنیا میں موجود ہے وہ سب کا سب قرآن میں تذکرہ ہے۔ لایغد...کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بڑی سے بڑی بات ایسی نہیں ہے جس کو قرآن نے وضاحت کے ساتھ بیان نہ کر دیا ہو ۔تو اس کا ایک مطلب یہ ہوا نہ بھائی کہ اگر ہم قرآن پڑھ لے تو قرآن میں سائنس بھی ہے، قرآن میں ہر علم ہے ،ستاروں کا بھی ہے، اور انتہاء یہ ہے جو علوم ہمیں کتابومیں نہیںملتے ہزاروں لاکھوں سال کی دنیا بتاتے ہیں لاکھوں سالوں میں جو علوم رائج نہیں ہوئے وہ بھی قرآن پاک میں موجود ہے لایغد...ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بڑی سے بڑی بات ہر بڑی بات ہر چھوٹی بات ہر علم کسی بھی زاویے سے وہ علم ہو سائنس ہو ،جغرافیائی ہوے قرآن نے اس کو وضاحت کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہوا اگر ہم قرآن پاک کو اس کی افادیت حاصل کرنے کے لئے ہم عربی پڑھ لے قرآن کو سمجھ لے تو ہمیں قرآن میں سائنس بھی اور سائنسی علوم بھی ملے گے ۔جغرافیائی بھی ملے گے یعنی ہر وہ علم جتنے رائج ہیں دنیا میں لایغد ......سب کے سب اس کے اندر موجود ہیں لایغد......ہم انسانوں کے بنائے ہوئے علوم بہت توجہ سے پڑھتے ہیں اور بڑی بڑی فیس دے کر پڑھتے ہیں ۔دس دس بارہ بارہ گھنٹے روز پرھتے ہیں۔ تو وہ علوم ہمیں حاصل ہو جاتا ہے اور قرآن پاک مولوی صاحب آئے انہوں نے طوطے کی طرح خود پڑھتے چلے گئے اور بچے بھی اس کی ادائیگی کر تا رہاقرآن ختم ہو گیا ۔مولوی صاحب کو جوڑا مل گیا مولوی صاحب کو پیسے مل گئے مولوی صاحب کو مٹھائی بھی مل گئی اور بچے کو سمجھا جارہا ہے کہ ہمارے بچے نے قرآن پڑھ لیا ۔پڑھنے سے مراد دراصل یہ ہے کہ انسان کے اندر فہم پیدا ہوا انسان کے اندر شعور...

Develop

ہوا انسان شعور کے بعد لا شعور سے واقف ہو لا شعورکے بعد انسان روح سے واقف ہو ۔کہ روحانیت کیا چیز ہے؟ پیدا ہونے سے پہلے ہم کہاں تھے ؟ مرنے کے بعد ہم کہاں چلے جاتے ہیں ؟حساب کتاب کیا ہے ؟جنت دوزخ کیا ہے ؟ثواب کیا ہے؟عذاب کیا ہے ؟سکون کیا ہے؟ راحت کیا ہے ؟بے سکونی کیا ہے ؟ پریشانی کیا ہے ؟اگر اس بات کا علم نہیں ہوا تو پھر کسی بھی طرح ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے قرآن پڑھ لیا۔ اگر قرآن پڑھنے کا مطلب یہی ہے کہ الحمد اللہ ...میں نے کہا آپ نے بھی کہہ دیا الحمد...میں نے کہا الرحمن...آپ نے بھی کہہ دیا الرحمن...میں نے کہا مالک...آپ نے بھی کہہ دیا الک...تو ماشااللہ یہاں اتنے سارے حضرات موجود ہیں ۔میں ان خواتین وحضرات سے ایک سوال کرتا

ہوں کیا اس طرح پڑھنا کیا س طرح قرآن پڑھا جا سکتا ہے پڑھنے کے دائرے میں
آتا ہے ؟یا ہم اس بندے کو جس نے الحمد رب ...آمین تک پڑھ لی ہے اور اس کو
اس کا نہ ترجمہ پتا ہے، نہ مفہوم پتاہے ،نہ اسکی عظمت کا احساس ہے ،تو
کیاا س کو یہ کہا جائے گا کہ ہم نے قرآن پڑھ لیا ہے ؟آپ کا جواب یہ ہوگا پڑھنے
کامطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں فہم پیدا ہو عقل وشعور میں یہ بات آئے کہ
اللہ اپنے بندوں سے کیا فر مارہا ہے ؟اللہ تعالیٰ نے اتنے سارے پیغمبر مبعوث فر
مائیں ہیں آخری پیغمبر پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی چیز کو دوہرا یا
جائے بغیر سمجھے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے مفہوم سے بندے آگاہ ہو وہ
یہ جانتا ہو، وہ یہ سمجھتا ہو،عقل و شعور اس کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ یہ
فر ماتے ہیں الحمد اللہ ...سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیجو عالمین کا رب ہے ۔
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں یہ تو ٹھیک ہے بھئی یعنی تعریف جو ہے تعریف کی
اصل صلاحیت ہے جو تعریف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ساری تعریفیں
مخصوص ہیں۔چلئے یہ تو آپ نے کہہ دیا کہ بھئی سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔
رب اللعالمین عالمین کا رب ہے عالمین سے کیا مراد ہے ؟بھئی... عالمین ایک
عالم ہے ۔ایک عالمین میں آپ کی د نیا ،ایک عالم میںہے آپ
کاآسمان ،چاند ،سورج ستارے ،کہکشانی نظام ،عالمین کا مطلب یہ ہے کہ
عالمین لا تعداد،انگینت آپ کی شماریات سے بہت زیادہ عالمین ہیں اور اللہ
تعالیٰ انکو ...

Feed

کرتا ہے، انکا رب ہے ،انکو وسائل فر اہم کرتا ہے ،ان کو زندہ رکھتا ہے ،ایک
سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہواہے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہوا ہے کہ

جنتی روحوں کی کیاشناخت ہے ؟اور دوستوں لوگوں کی کیا شناخت ہے ؟میرے
عزیز دوستوں ،بچوں ،بزرگوں خواتین وحضرات آپ میری بات کو سمجھ رہے
ہونگے کہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی ابتری،زبو
حالی ،پریشانی اور ذلت و رسوائی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ہم قرآن پاک
کو سمجھ کر نہیں پڑھتے ،ہم قرآن پاک کو ترجمے کے ساتھ نہیں پڑھتے بلکہ یہ
کہنا چاہیے کہ ہم عربی نہیں پڑ ھتے۔اگر ہمیں انگریزی پڑھنی ہے تو ہم
انگریزی پڑھتے ہیں ،اگرہمیں ہندی پڑھنی ہے تو ہم ہندی پڑھتے ہیں ،اگر
ہمیںپنجابی زبان کی شاعری جو کہ اس کو سمجھنا ہو تو ہم پنجابی پڑھتے
ہیں ،اگر ہمیں سندھی زبان میں شاہ عبد الطیف بھٹائی کا کلام سمجھنا ہو
توہم سندھی پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کائنا ت
کو سمجھنے کے لئے فرشتوں کی ...

Activities

کی واقف ہونے کے لئے ،فر شتوں کی اقسام سے علم حاصل کرنے کے
لئے ،فرشتوں کو کیا کام ہوتے ہیں ،اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں قرآن پڑھنا
ہو گا اور قرآن عربی میں پڑھنا ہوگا ۔عربی میں جب تک ہم قرآن نہیں پرھیں
گے۔ اس وقت تک ہمیںاس بات کو علم نہیں ہو گاکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا
منشاء کیا ہے۔ میرا خیال ہے میری بات پوری ہوگئی ہمیں یہی آخری میں آپ
سے عرض کرنا چا ہتا ہوں آپ خود بھی قرآن کریم کو پڑھیں اور اسکا ترجمہ
پڑھیں آپ بہت ساری زبان سیکھتے ہیں اسکا ٹیوشن پڑھتے ہیں ۔ڈاکٹر لوگ ہر
وقت کسی نہ کسی کورس میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ سیکھتے ہیں،پڑھتے ہیں
کسی صورت سے ایساکوئی نظام قائم ہونا چاہیے عالم اسلام میں خصوصاً اور
تمام دنیا میں کہ ہمارے بچے جب ا سکول جائیں اسکول جانے کے قابل ہو جائیں ۔
اگر وہ میٹرک کریں تومیٹرک کے بعد یا میٹرک کے ساتھ ساتھ انہیں قرآنی علام
بھی حاصل ہوں اور اسکا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ ہمارے جو والدین
ہیں ،ہمارے جو بزرگ ،ہمارے جو مائیںہیں ،ہماری کو بیٹیاںہیں ،ہمارے جو بیٹے
ہیں ہمارے جو دوست ہیں ہمارے جو احباب ہیں وہ اس بات کا فاصلہ کریں کہ
آج کی مجلس میںانہیں قرآن پاک کی جتنی صورتیں یاد ہیں دس بارہ سورتیں
الحمد اللہ ... ہر مسلمان کو یا د ہوتی ہے اس کا ترجمہ یاد کرلے دیکھئے آپ کو
الحمد اللہ ...مالک یوم...تک یاد ہوتی ہے تو آدھا کام تو ہوگیا آدھا کام یہ ہے کہ
آپ قرآن کا ترجمہ پڑھ لیں اور اردو زبان جاننے والے کے لئے تو قرآن کا ترجمہ
پڑھنا بہت ہی آسان ہے اسلئے کہ قرآن کے ترجمہ میں اردو میں بہت سارے
الفاظ عربی میں رائج ہے ۔سیرت النبی ﷺ کے اجلاس کے سلسلے میں میں نے یہ
معروزات پیش کی اسکا رب الباب یہ ہے کہ مسلمان کے لئے ،ہر مسلمان کے لئے
،وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتاوہ کسی ملک سے تعلق رکھتا ہوضروری ہے کہ
اس کو اپنی ماورائی زبان میں عربی کو اس لئے کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا
مسلمانوں کے لئے عروج وزوال کی جو داستان کہی جائے گی اس کے پیچھے یہ
بات ہے کہ اگر مسلمان عربی زبان سکھ لے ،عربی زبان پڑھ لے، جس طرح وہ
دوسری زبان پڑھتا ہے میرا منشاء یہ ہر گزنہیں ہے کہ آپ دوسری زبانیں نہ
سکھیں، لیکن عربی زبان بھی ضروری سیکھیں ،اس سے مسلمان قوم کو عروج
حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں اسے آگاہی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کا جو مشن
ہے اس مشن میں جب آپ حصہّ لیں گے،کاروبار کریں گے تو اس میں رسول اللّٰہ ﷺ
کی آپ کو برکتیں حاصل ہو گی ۔عیدمیلا د النبی ﷺ کے سلسلے میں جن حضرات
نے جس طرح بھی حصہ لیا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فر مائیں ۔آمین
رب اللعالمین ۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 177

Track 2

اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کس طرح ممکن ہے ؟(لاہور)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تر غیب دی جاتی ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کے مشن کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺکامشن قرآن پاک کی احادیث کی تعلیمات ہیں۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رحمت نہ ملی ہو۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی فرشتہ دکتاب ہے جو رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فر مائی ہے۔ قرآن کریم کے بارے میں یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ بار بار اس پر مضامین بھی لکھتے ہیںعلما ء اکرام تقریر بھی کرتے ہیں کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے۔ جس میں ہر چھوٹے سے چھوٹی بڑے سے بڑی بات کی وضاحت کر دی گئی ہے ۔لایغد...قرآن کریم ایک ایسی دستاویز ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی ہے کہ اس میں چھوٹے سے چھوٹی بڑے سے بڑی بات کا اور بڑے سے بڑے مسئلے کا اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ بیان فر مایا ہے۔عید میلا د النبی ﷺ کے سلسلے میں جو میرے نزدیک بڑی ایک اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺکی تعلیمات کا فروخت کس طرح ہواور امت مسلمہ کو کون سی ہدایت ہیں جن پر وہ عمل کر کے اپنے آپ سے رب سے واقف ہوکر، اللہ تعالیٰ کی پہچان کا اس کو سلیقہ آئے... من عرف...رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کا تعارف حاصل کر لیا ''جہاں تک اپنے آپ کو پہچانے کا تعلق ہے ہر شخص یہ کہتا ہے کہ بھئی میں اپنے آپ کو جانتا ہوں میں ذید ہوں ،میں محمودہو ں لیکن یہ جاننا میں ذید ہوں،میںمحمود ہوں یہ تو جانوروں میں بھی اس بات کی سمجھ عطا فر مائی ہے کہ ایک بکری بھی جانتی ہے کہ میں میں بکری ہوں ،ایک گائے بھی جانتی ہے کہ میں گائے ہوں ،ایک اونٹ بھی جانتا ہے کہ میں اونٹ ہوں ... من عرف ... کہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا... فقدعرف... اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں ذید ہوں ،میں بقر ہوں ،میں عظیمی ہوں ،میں فلاح ہوں ،میں عورت ہوں ،میں مرد ہوں ،پہچانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان تخلیقی خلوص کو پہچان لیا جائے کہ جس سے خالقیت کی ذات گرامی کا تعارف حاصل ہو ...من عرف ... جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔جہاں تو اپنے آپ کو پہچاننے کا تعلق ہے تو ہر آدمی یہ کہتا ہے کہ میںاپنے آپ کوجانتا ہوں ،میں ذید ہوں ،میں بقر ہوں ،میں حمید ہوں ،میں حامد ہوں ،میں محمود ہوں۔ یہ پہچاننا ایسا پہچاننا ہے کہ جس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ... من عرف...اس سے احاطہ ہو گیا ہے اور من عرف نفسہ...کی جو حکمت ہے ہم اس سے واقف ہو گئے ہیں ...من عرف نفسہ... جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کوپہچان لیا سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی اصل سے واقفیت رکھتا ہواگرہماری اصل ایک مادی وجود ہے

تو یہ ایک کہنے کی بات ضرور ہے ۔ایک سطحی بات ہے ہر آدمی یہ جانتا ہے کہ
میں ذید ہوں ،میں بقر ہوں میرا ایک وجود ہے میرا ایک جسم ہے لیکن ...من
عرف نفسہ...سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی عوامل کو پہچاننے انسان
کی تخلیق میں جو اللہ تعالیٰ صفات کام کر رہی ہیں انکا ادراک ہونا۔ رسول
اللہ ﷺ کا ارشاد اعلیٰ مقام ...من عرف نفسہ... کو سمجھنے کے لئے اپنی روح کو
پہچاننا ۔جب تک کوئی انسان اپنی روح سے تعارف حاصل نہیں کر تااس وقت تک
وہ اپنے آپ کو نہیں پہچانتا اگر یہ پہچاننا ہے کہ میں ذید ہوں ،میعمر ہوں ،یہ
تو ایک بکری بھی جانتی ہے میں بکری ہوں ،یہ ایک گائے بھی جانتی ہے کہ میں
گائے ہوں، یہ اونٹ بھی جانتا ہے کہ میں اونٹ ہوں اپنی شخصیت کے بارے میں
جو ان کی ضروریات ہے وہ ان سے بھی واقف ہے وہ ضروریات بھی پوری کرتا
ہے مثلاً ہر مخلوق ماں باپ ہوتی ہے تو انسان بھی ماں باپ ہوتے ہیں ۔تو اب
یہ آدمی جانتا ہے کہ میں باپ ہوں ہر عورت یہ جانتی ہے کہ میں ماں ہوںتو
اسطرح ایک بکرے یہ جانتا ہے میں باپ ہوں اور ایک بکری یہ جانتی ہے کہ میں
ماں ہو ں۔ جس طرح ایک ماںکے اندر ایک ممتا ہوتی ہے وہ اپنے بچے کو پالتی
ہے ۔دودھ پلاتی ہے ،اپنے بچے کی حفاطت کرتی ہے، اسی طرح ایک بکری بھی
اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اس کی حفاظت کر تی ہے اس کو جو کچھ اس
علم اس بچے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہم اس کو سکھاتی ہے... من عرف
نفسہ...سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی ذات کوپہچان کو جانتا ہواور انسان اپنی
کنت سے واقف ہو انسان اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو تعارف رکھتا ہو جو انسان
کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فر مائی ہیں۔ انسان میں عقل کام کرتی ہے اگر
ہم یہ کہے جی صاحب ہم اپنی عقل کی بنیاد پر ہم اپنے آپ کوپہچانتے ہیں تو
یہی ہمارا عر فان ہے تو اس بات پوری نہیں ہوتی تو اس لئے کہ شیر بھی جانتا
ہے میری کیا صلاحتیں ہیں اسے شکار بھی کرناآتا ہے ۔دوسرے یہ کتے دیکھئے جو
مجرم لوگ ہوتے ہیں۔ان کو پکڑنے کے لئے کتوں کی خدمات حاصل کرتے ہیں ۔
انسان اپنے مجرم کو خود نہیں پکڑتا کتے کی نشاندہی پر پکڑتا ہے۔ تو اسکا
مطلب یہ ہے کہ کتے میں عقل ہے انسان میں بھی عقل ہے ...انا فی ذلک...کے
آدمی وہ ہے جو اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرتا ہے۔ تخلیق کے جو بارے
میں تخلیقات کا جو عمل ہے ان کو حاصل کرنے کے جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔
ہر انسان جانتا ہے کہ وہ ایک جسم ہے جسم بیمار بھی ہوتا ہے، جسم صحت
مند بھی ہوتا ہے ،وہ جسم جوان بھی ہوتا ہے، اس کی شادی بھی ہوتی
ہے ،اس کے بچے بھی ہوتے ہیں، وہ ماں باپ بھی بنتے ہیں ،یہ ساری خصوصیات
تو ہمیں جانوروں میں بھی ملتی ہے جانور کے بھی بچے ہوتے ہیں، جوان ہوتے
ہیں ،پھر انکے بچے ہوتے ہیںوہ ماں باپ بن جاتے ہیں انسان اپنے بچوں کو علم
سیکھاتا ہے جانور بھی ضرورت کے مطابق اپنے بچوں کو علام سیکھاتے ہیں ایک
علم تو یہ ہے جس سے ہم دنیاوی زندگی گزارتے ہیں اور دنیاوی زندگی گزارنے
کے لئے اس علم کی بڑی اہمیت ہے ایک علم یہ ہے کہ انسان اس علم کے تخلیقی

فارمولوں سے تخلیقی عوامل سے واقفیت رکھتا ہوجو اللہ تعالیٰ نے انسان کے
اندر واديت کی ہیں اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم عطا فر مایا لقد
انسان ...احسن تقویم انسان ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے اور انسان کی کنا ہ کو
جاننے کے لئے اور انسان کی فضیلت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان
اپنی روح سے واقفیت رکھتا ہو من عرف نفسہ ...کہ جس نے اپنی روح کو پہچان
لیا اس نے اپنی نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ۔انسان میں اور
دوسری مخلوق میں قدر مشترک تو یہ ہے کہ ہر مخلوق بچے ہوتی ہے۔ پھر جوان
ہوتی ہے پھر اس کے بچے ہوتے ہیں، وہ بچے کی پرورش بھی کرتے ہیں ،بچوں
کی حفاظت بھی کرتے ہیں ،بچوں کو شکار کرنا بھی سکھاتے ہیں ،جتنا علم کی
ضرورت ہے وہ علم بچوں کو سکھاتے ہیں کئی جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
انسان کی عقل سے زیادہ جانور کی عقل معلوم ہوتی ہے مثلاً شہد کی مکھی
ہے اس شہد کی مکھی میں جو ہے ۔اس میں ایک نظام ہے ۔پورا سلطنت کا ایک
نظام ہے۔۔ اس میں چو کدار بھی ہوتے ہیں۔اس میں سب کچھ ہوتا ہے انتہا ء یہ
ہے کہ ا س میں مکھی با ہر سے اگر غلط شہد لیکر آجائے تو جو چو کدار مکھی
ہوتی ہے وہ اس کو مار دیتی ہے ۔چھت میں داخل ہونے نہیں دیتی۔ تو اس سے
یہ بات پوری نہیں ہوتی کہ ہم نے تخلیقی نظام کو سمجھ لیا تخلیقی نظام کو
سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ خالق کائنات کا تعارف حاصل ہو اللہ تعالیٰ کا
تعارف حاصل ہو... من عرف نفسہ ...جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا جس نے اپنی
روح کا ادراک کر لیااس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔اب ایک سوال یہ ہو سکتا ہے
لوگ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ صاحب روح کے پہچاننے سے اللہ کی پہچان کا
کیا تعلق ہے۔ روح کیسے اللہ کو پہچانے گی توقرآن پاک کی جو تعلیمات ہے اور
احادیث کی جو تعلیمات ہیں ان سے یہ بات واضع طور پر یہ بات ظاہر ہوجاتی
ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ
ساریکائنات بنائی تواس وقت اللہ تعالیٰ نے کائنات کے سامنے اپنی ربوبیت کا
اظہار فر مایا اور اس طرح فر مایا کہ کائنات سے... الست بربکم... کیا میں
تمہارا رب نہیں ہوں ۔کائنات نے یہ کہا جتنی بھئی مخلوق تھی اس میں انسان
بھی شامل ہیں... قالوابلیٰ ...جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں ہم اس بات کا
اطراف کرتے ہیں۔ جب ہم نے ہماری روح میں ازل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر
اللہ تعا لیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا ہے تو ہم اس بات کے پابند ہو گئے ہیں کہ ہم
اللہ تعالیٰ کی ربو بیت کو اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی ذات کو اس دنیا میں رہتے
ہوئے بھی اللہ کو پہچانے۔پہچان تو ہم چکے ہیں ہے۔ہماری روحیں تو دیکھ چکی
ہیںاللہ تعالیٰ کو ...الست بربکم ...کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں روحوں نے کہا
...قالوابلی..ٰ جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں اس بات کا اطراف کیا اب روح کے
اوپر ایک پردہ آیا مادی جسم کایا کہیے شعور کا وہ شعور اتنا طاقت ور ہوا
ماحول کے زیر اثر وہ الست بربکم ...جو اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ
کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا اس کو بھول گیا ۔اب لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہم کو

دیکھ نہیں سکتا بھئی کیسے نہیں دیکھ سکتا اللہ تعالیٰ کو انسان کی روحیں دیکھ
چکی ہیںاور انسان کی روحوں کو اس بات کا ادراک ہے کہ اس نے اللہ کو دیکھا
اور دیکھنے کے بعداس بات کو تسلیم کیا اور اللہ کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ کی
آواز سن کر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار بھی کیا ۔یعنی ازل میں انسان اللہ
تعالیٰ کو دیکھ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کا زبان سے ربوبیت کا اقرار بھی کر چکا
ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس حیثیت سے انسان نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟کس
حیثیت سے انسان نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اسکا سیدھا سا جواب ہے
کہ انسان کی روح نے اللہ کو دیکھاانسان کی روح نے اللہ کو دیکھ کر یہ کہا ...
الست بربکم...قالو البلیٰ ... کہ جی ہاں ہم اس بات کا اطراف کرتے ہیں اس
بات کا اقرار کرتے ہیں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔اس بات کی تصدیق کرتے
ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں۔اب روح کا تعلق ہے انسان کی ذات سے اب آپ
دیکھے اگر مادی جسم میروح نہ آئے تومادی وجود جو ہے متحرک نہیں ہوتا اور
جب مادی وجود سے روح نکل جاتی ہے توانسان

dade body

ہوجاتا ہے

dade body

یا مرنا یا لاش اس کا آپ کچھ بھی نام رکھے یہ اسی وقت تک ہے۔ جب تک اس
کے اندر روح ہے اور جب جسم سے روح اپنا رشتہ منقطع کر لیتی ہے تو پھر جسم
کی حیثیت بالکل ایک ذاہد چیز کی ہوجاتی ہے نہ یہ بول سکتا ہے ،نہ یہ سن
سکتا ہے ،نہ اسے بھوک لگتی ہے ،نہ اسے پیاس لگتی ہے ،نہ اسکی شادی ہوتی
ہے ،نہ اس کے بچے ہو تے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ روح جب تک جسم کے
ساتھ خود کو وابسطہ رکھتی ہے تو یہ سار ے ا عمال جو ہیں ہوتے رہتے ہیں۔ تو
بچے بھی ہوتے ہیں، یہ بڑے بھی ہوتے ہیں،جوان بھی ہوتے ہیں پھر یہ بوڑھے بھی
ہوتے ہیں، پھر ان کی شادی بھی ہوتی ہیں ،دادا نانا بھی بنتے ہیں لیکن اگر
ابتداء میں ہی انسان کے اندر سے روح نکل جائے تو نہ وہ بڑا ہوتا ہے ،نہ وہ
جوان ہوتا ہے ،نہ وہ باپ بنتا ہے ،نہ وہ ماں بنتی ہے کچھ بھی نہیں ہوتا تو اصل
جو انسان کا وجودہے وہ مادی جسم نہیں ہے اصل انسان کاوجود روح ہے۔ اب
روح اللہ کو دیکھ چکی ہے ازل میں اللہ کی ربوبیت کا اقرار بھی کر چکی ہے ۔
تو اللہ کو دیکھنا اس طر ح ممکن ہے کہ انسان اپنی اصل یعنی روح سے واقف
ہو کوئی انسان جب اپنی اصل سے روح سے واقف ہو جاتا ہے کیونکہ روح اللہ کو
دیکھ چکی ہے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے تو وہ اس دنیا میں بھی اللہ
کا دیدار کر لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جو مظاہرہ دنیا میں جوہورہا ہے
اس کا اسے ادراک ہو جاتا ہے اور اس ادراک سے وہ خالق کائنات کو پہچان لیتا
ہے ۔اس کو رسول اللہ ﷺ نے ...من عرف نفسہ...فرمایا ہے کہ جو بندے یعنی اپنے
نفس کو یا اپنی روح کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے رب کو پہچان لیتا ہے ۔اب سوال

یہ ہے کہ نفس کو کیسے پہچانا جائے؟ایک تو یہ صورت ہے کہ میں ذید ہوں ،میں
عمر ہوں ،میں بشیر ہوں ،کوئی بھی نام ہویے ہمارا پہچاننا یہ مادی وجود کی
حد تک ہے ۔ذرا ایک بشیر صاحب ہیں بشیر صاحب جو ہیں وہ مادی وجود کی
حد تک اپنے آپ کو پہچانتے ہیں اور مادی وجود کو ہی بشیر احمد کہتے ہیں جبکہ
تجربہ ہمارا یہ ہے کہ مادی وجود بالکل عارضی اور فیشن ہے اس کو سنبھالنے
والہ روح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہماری جو اصل ہے وہ روح ہے۔ اگر
ہم روح کا کسی طرح ادراک کر لیں تو اللہ تعالیٰ کوبھی پہچا ننا آسان ہے اللہ
تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے جسم کے ساتھ ساتھ اپنی اصل روح کو
بھی پہچاننے کی کوشش کریں اور جدوجہدکریں اور اس کے لئے آسان جو طریقہ
ہے مراقبہ ہے آپ کے اساتذہ آپ کو بتائیں گے کہ مراقبہ کس کیا جاتا ہے اور
مراقبہ کے ذریعہ خود شناسی کا عمل کس طرح پورا ہوتا ہے ۔میری دعاہے کہ
اللہ تعالیٰ روح کی صلاحتوں سے واقف ہونے کی تو فیق عطا فر مائیے ۔آمین یا
رب اللعالمین۔اختتام

★★★★★★★۔